از عدالت الاعظمیٰ

مہابیر پرشاد رنگٹا

بنام

درگا دت

(جے۔ ایل۔ کپور، ایم ہدایت اللہ اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز)

معاہدہ _ تجارتی لین دین _ خلاف ورزی _ وقت، اگر معاہدے کے جوہر میں سے _ ناراض فریق، اگر معاہدہ _ سود _ شرح _ ایوارڈنگ آف _ اصول _ انڈین کنٹریکٹ ایکٹ، 1872 (IX آف 1872)، دفعہ 55 کو منسوخ کر سکتا ہے۔

مدعا علیہ نے اپیل کنندہ کے کولری سے کوئلہ ریلوے اسٹیشن تک پہنچانے پر رضامندی ظاہر کی تھی۔ اپیل کنندہ کو سڑک کی مرمت اور پٹرول کا بندوبست کرنا تھا اور اگلے مہینے کی 10 تاریخ تک اصل کوئلے کی ادائیگی کرنی تھی۔ اپیل کنندہ نے شکایت کی کہ اسے نقصان ہو رہا ہے کیونکہ مدعا علیہ نے کام سست کر دیا تھا اور مدعا علیہ نے شکایت کی کہ پٹرول کا انتظام نہ کرنے، سڑک کی مرمت نہ کرنے اور واجب الادا رقم کی ادائیگی نہ کرنے سے اپیل گزار نے اسے پورا کرنا ناممکن بنا دیا۔ معاہدہ کوئلے کی نقل و حمل کی مقدار اپیل کنندہ کے علم میں ایک حقیقت تھی اور معاہدے میں صرف اگلے مہینے کی 10 تاریخ تک بلوں کی ادائیگی کے لیے فراہم کیا گیا تھا، یہ واضح طور پر یہ بتائے بغیر کہ بل کی پیشکش ادائیگی کے لیے ایک شرط تھی۔ اپیل کنندگان نے مؤقف اختیار کیا کہ وقت معاہدہ کا جوہر نہیں ہے اور کسی بھی صورت میں بلوں کی ادائیگی وقت پر بل پیش کرنے پر منحصر ہے اور سود کے ایوارڈ کو بھی چیلنج کیا۔

یہ سمجھا جاتا ہے کہ تجارتی لین دین میں وقت عام طور پر معاہدے کے جوہر کا ہوتا ہے اور معاہدہ میں ایسا ہی کیا گیا تھا اور جب معاہدے کی یہ اہم شرط ٹوٹ گئی تھی تو متاثرہ فریق کی طرف سے انڈین کنٹریکٹ

ایکٹ کی دفعہ 55 کی درخواست کی جاسکتی تھی اور وہ معاہدہ منسوخ کرنے کا حقدار ہے۔

موجودہ کیس میں بلوں کی ادائیگی روک کر معاہدے کی شق 5 کی خلاف ورزی کی گئی۔

مزید یہ کہ، دعویٰ کے آغاز سے پہلے کی مدت کے لیے سود یا تو کسی معاہدے یا تجارت کے استعمال کے تحت یا قانونی ضابطے کے تحت یا سود ایکٹ کے تحت ایک خاص رقم کے لیے جہاں نوٹس دیا جاتا ہے، دعویٰ کیا جاسکتا ہے۔ یہ شرائط پوری نہ ہونے کی وجہ سے اور یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جس میں کورٹ آف ایکویٹی سود دیتی ہے، سود بطور ہرجانہ قابل ادا نہیں تھا۔

مزید کہا گیا کہ سود التوا کا دائرہ عدالت کی صوابدید میں ہے، عدالت کے حالات اور عمل کے مطابق طے کیا جانا چاہیے اور زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔

بنگال ناگپور ریلوے کو۔لمیٹڈ بمقابلہ رتن جی رام جی، (1937) ایل۔آر 65 آئی۔اے 66، حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 54 اور 55 آف 1957۔

1952 کی پہلی اپیل نمبر 104 اور 116 میں جوڈیشل کمشنر کورٹ، ریوا کے 11 مارچ 1953 کے فیصلے اور حکم نامے سے اپیلیں۔

بی۔سی۔مصرا، اپیل کنندہ کیلئے۔

تاراچند برج موہن لال، مدعا کیلئے۔

31 جنوری 1961 کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس ہدایت اللہ۔ مہابیر پرشاد رنگٹا، ان دو اپیلوں میں اپیل کنندہ، اپنے ہی مقدمے میں مدعی اور مدعا علیہ درگا دت کی طرف سے دائر جوابی مقدمہ میں مدعی تھے۔ دو اپیلیں جوڈیشل کمشنر، وِندھیہ پردیش کی طرف سے دیے گئے سرٹیفکیٹ پر دائر کی گئی ہیں جوڈیشل کمشنر کی عدالت کے مشترکہ فیصلے اور حکم نامے کے خلاف حریف فریقوں کی طرف سے دائر کی گئی چار اپیلوں میں، ہر دیوانی مقدمے میں دو۔ جواب دہندہ کو سرٹیفکیٹ بھی دیا گیا۔ لیکن اس نے اس سلسلے میں کوئی قدم نہیں اٹھایا، اور اس لیے ہمیں صرف مہابیر پرشاد رنگٹا کی اپیلوں کی فکر ہے۔

دو مقدمے درج ذیل حالات میں دائر کیے گئے: رنگٹا مدھیہ پردیش کے بدھر میں ایک کالیئری کا مالک ہے۔ 30 اکتوبر 1950 کو رنگٹا اور مدعا، درگا دت کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا۔ درگا دت نے 11 نومبر 1950 سے 10 نومبر 1952 تک دو سال کی مدت کے لیے 0-8-2 روپے فی ٹن کے حساب سے کولری سے ریلوے اسٹیشن تک کوئلہ پہنچانے پر اتفاق کیا۔ وہ معاہدہ Ex. P-1 ہے۔ رنگٹا کا معاملہ یہ تھا کہ درگا دت نے 29 جولائی 1951 سے ٹرانسپورٹ کا کام روک کر معاہدہ توڑ دیا۔ دوسری طرف درگا دت نے اپنے دعویٰ میں کہا کہ رنگٹا نے معاہدہ توڑ دیا تھا اور اس کے نتیجے میں 30 جولائی 1951 سے گاڑیوں کا کام روک دیا گیا تھا۔ ان کے درمیان ایک دن کے فرق کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ رنگٹا کا معاملہ یہ تھا کہ درگا دت کی طرف سے معاہدے کی خلاف ورزی کے نتیجے میں، اسے دوسرے کیریئرز کو ملازمت دینے اور انہیں 3 روپے فی ٹن کے حساب سے ادا کرنے کی ضرورت تھی، اور اس نے سپلائی میں تاخیر کی وجہ سے اپنے حلقوں کو نقصان اور نقصان پہنچایا۔ اس لیے، اس نے 60,000 روپے کی رقم بطور ہرجانے کا دعویٰ کیا، بشمول 20,000 روپے کاروبار، کریڈٹ اور ساکھ کے نقصان کے لیے عام ہرجانے کے طور پر۔ اس نے اعتراف کیا کہ 15,087-5-0 روپے کی رقم اس پر درگا دت کے ذمے واجب الادا کوئلے کی وجہ سے تھی، اور اس طرح اس نے اس رقم کے کریڈٹ کی اجازت دینے کے بعد، 0-11-44,912 روپے کا دعویٰ کیا۔

درگا دت نے اپنے دعویٰ میں 0-12-49,544 روپے کے ڈگری کا مطالبہ کیا۔ اس میں بلوں کے بقایا جات کی مد میں 0-11-26,139 روپے اور رقم پر سود کے طور پر 0-1-905 روپے شامل ہیں۔ بقایا (22,500 روپے) کو کاروبار کے نقصان اور معاہدے کی غیر معیاد ختم ہونے والے منافع کے لیے 1,500 روپے ماہانہ کے نقصانات کے طور پر دعوی کیا گیا تھا۔ 0-11-26,139 روپے کی تفصیلات دیتے

ہوئے، درگادت نے بتایا کہ اس نے 15,844 ٹن 2Cwts کی نقل وحمل کی ہے۔ جولائی 1951 کے آخر تک کوئلہ جو ویگنوں میں لاد کر روانہ کیا گیا۔ اس نے 3,000 ٹن کوئلے کے سلسلے میں 7,500 روپے کا دعویٰ بھی کیا جسے اس نے ریلوے یارڈ میں پہنچایا تھا، لیکن اسے ویگنوں میں لوڈ نہیں کیا گیا تھا۔ مختلف رقم کو ایڈجسٹ کرنے اور 6-7-21,861 روپے کے کریڈٹ کی اجازت دینے کے بعد، اس نے 26,139-11-0 روپے کا دعوی کیا، جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔ درگادت نے الزام لگایا کہ رنگٹا معاہدے کی خلاف ورزی کا قصوروار تھا، خاص طور پر اس کی شقوں (4)، (5) اور (8) کا، جس نے اسے معاہدہ منسوخ کرنے پر مجبور کیا۔ ان شقوں کا یہاں حوالہ دیا جا سکتا ہے:

"(4) پیٹرول:- اس کا انتظام پارٹی نمبر 1 کے ذریعے کیا جائے گا۔ خود لیکن پارٹی نمبر 2 ضرورت کے وقت پیٹرول حاصل کرنے میں مدد کرے گا۔ پارٹی نمبر 2 کے ذریعے کیے گئے اخراجات اس طرح کے پیٹرول کو محفوظ کرنے کے لیے پارٹی نمبر 1 کے ذریعے برداشت کیے جائیں گے۔ اگر پارٹی نمبر 2 اپنی پوری کوشش کے باوجود پٹرول کا بندوبست نہیں کر سکتا تو ایسی صورت میں پارٹی نمبر 1 کوئلے کی نقل وحمل کے سلسلے میں کسی نقصان کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔

(5) بلوں کی ادائیگی:- پارٹی نمبر 2 پارٹی نمبر 1 کے بلوں کی ادائیگی کرے گا۔ اگلے مہینوں کی 10 تاریخ کو کوئلے کی اصل ترسیل کے لیے؛

(8) پارٹی نمبر 2 کے ذریعے سڑک کی مرمت کی جائے گی۔

دونوں مقدموں کو ٹرائل جج نے یکجا کر دیا تھا، اور شواہد کو جزوی طور پر الگ الگ اور جزوی طور پر دونوں مقدموں کے لیے ایک ساتھ ریکارڈ کیا گیا تھا۔ مقدمے کی سماعت کرنے والے جج نے کہا کہ معاہدے کی خلاف ورزی درگادت سے ہوئی تھی، اور رنگٹا کے مقدمے کو 12,900 روپے بطور ہرجانہ ادا کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ دوسرے مقدمے میں، ٹرائل جج نے کہا کہ درگادت 6-6-26,695 روپے کی ادائیگی کا حقدار تھا اور دونوں رقم کو ایک دوسرے کے خلاف مقرر کرنے کے بعد ان کے حق میں 6-6-13,795 روپے کا حکم نامہ منظور کیا گیا تھا۔ دونوں مقدموں میں باقی دعوے خارج کر دیے گئے۔

فریقین حکمناموں سے غیر مطمئن تھے، اور چار اپیلیں دائر کی گئیں۔ فاضل جوڈیشل کمشنر نے ٹرائل جج کا فیصلہ واپس لے لیا۔ اس نے کہا کہ رنگٹا معاہدے کی شق 5 کے مطابق درگادت کو ادائیگی نہیں کی تھی اور

سڑک کی مرمت نہیں کی تھی۔اس نے رنگٹا کے دعوے کو مکمل طور پر خارج کرنے کا حکم دیا،اور درگادت کے حق میں دی گئی رقم کو 0-6-918 روپے سے کم کر دیا جس کے لیے دوگنا چارج تھا،اس نے یکم اگست 1951 سے وصولی کی تاریخ تک 0-4-25,113 روپے کا 6 فیصد سالانہ سود دینے کا حکم نامہ پاس کیا۔

ان دو اپیلوں میں،رنگٹا نے اعتراض جتایا (اے) ہرجانے کے لیے اس کے مقدمے کی برخواستگی کو اس بات کی بنیاد پر کہ خلاف ورزی اس کی طرف سے ہوئی تھی۔(بی) 3,000 ٹن کوئلے کے سلسلے میں 7,500 روپے کی شمولیت کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ریلوے یارڈ میں لے جایا گیا لیکن ویگنوں میں لوڈ نہیں کیا گیا۔اور (سی) کا ایوارڈ،اور متبادل میں شرح سود۔

ان اپیلوں میں بنیادی سوال یہ ہے کہ معاہدے کی خلاف ورزی کا ذمہ دار کون تھا؟ تسلیم شدہ مؤقف یہ ہے کہ کام جولائی 1951 کے آخر میں رک گیا تھا۔رنگتا نے شکایت کی کہ درگادت نے اس کا کام سست کر دیا ہے اور اسے نقصان ہو رہا ہے،اور درگادت شکایت کر رہے ہیں کہ پٹرول کے انتظامات کی کمی،سڑک کی مرمت میں ناکامی اور اس کی وجہ سے پیسے روکے جانے سے اس کے لیے معاہدہ پورا کرنا ناممکن ہو رہا ہے۔۔ ٹرائل جج نے درگادت کے قائم کردہ کیس کو قبول نہیں کیا،اور کہا کہ اس نے جان بوجھ کر کام روک دیا ہے۔ دوسری طرف، ماہر جوڈیشل کمشنر نے کہا کہ رنگٹا نے غیر معقول طور پر اور معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے، بڑی ادائیگیاں روکی تھیں اور سڑک کو مرمت کی ناقص حالت میں چھوڑ دیا تھا اور اس طرح معاہدے کی خلاف ورزی کا سبب بنا۔انہوں نے پیٹرول کی فراہمی کے تنازعہ کو زیادہ اہمیت نہیں دی، جو تنازعہ دوبارہ ہمارے سامنے نہیں آیا۔

جن دو وجوہات کی بنیاد پر رنگٹا کو معاہدے کی خلاف ورزی کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا،ان میں سے اہم ادائیگی روکنا تھا۔رنگٹا کے فاضل وکیل نے استدلال کیا کہ وقت معاہدہ کا جوہر نہیں ہے،اور یہ کہ،کسی بھی صورت میں،درگادت کو بلوں کی ادائیگی وقت پر بلوں کی پیشکش پر منحصر ہے۔شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ٹرکوں میں کوئلہ لدا ہوا تھا تو اس کا وزن نہیں کیا گیا تھا۔اس کا وزن اس پل پر کیا گیا جہاں ویگنوں کو لوڈ کیا گیا تھا،جس کی تفصیلات یا تو ریلوے کمپنی کے پاس تھیں یا اسٹیشن پر رنگٹا کے نمائندے کے پاس تھیں۔درگادت کو اپنے بل بنانے سے پہلے کسی نہ کسی ذریعے سے معلومات حاصل کرنے کی ضرورت تھی۔درگادت کے ذریعہ

کتنا کوئلہ منتقل کیا گیا یہ بھی رنگٹا کے علم میں ایک حقیقت تھی، اور مذکورہ بالا شق میں صرف اگلے مہینے کی 10 تاریخ تک بلوں کی ادائیگی کی شرط رکھی گئی تھی، بغیر یہ کہے کہ بل کی پیش کش ایک شرط کی نظیر تھی۔ ادائیگی کے لئے فاضل جوڈیشل کمشنر نے دونوں نکات پر رنگٹا کے خلاف اور ہماری رائے میں درست کہا۔ یہاں تک کہ اگر بلوں کی پیشکش کو ادائیگی سے پہلے کی شرط کے طور پر شمار کیا جائے، تو یہ کافی واضح ہے کہ رنگٹا نے بلوں کے تحت واجب الادا رقم کی پوری ادائیگی نہیں کی بلکہ وقتاً فوقتاً صرف چھوٹی رقمیں ادا کیں۔ رنگٹا کے ماہر وکیل نے استدلال کیا کہ درگادت نے اس طرح کی ادائیگیاں وصول کر کے اور اپنے حقوق پر اصرار نہ کرتے ہوئے، اسے شق 5 کے تحت یکمشت رقم میں ادائیگی کو معاف کرنے کے لیے سمجھا جانا چاہیے۔ اگر کوئی ہے تو اس پر غور نہیں کیا جا سکتا۔ کسی بھی صورت میں، فریقین کے درمیان کھاتوں کی جانچ سے پتہ چلتا ہے کہ ادائیگیاں درحقیقت روک دی گئی تھیں۔ معاہدے کے تحت، 10 فیصد بلوں کو 2,000 روپے کی سیکیورٹی ڈپازٹ بنانے کے لیے روکا جانا تھا، اور اس سے زیادہ رقم مئی کے آخر تک روک دی گئی تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بل ہر مہینے کے آخر میں درگادت نے پیش نہیں کیے تھے۔ اپریل اور مئی کے بل 16 جولائی 1951 کو اور جون اور جولائی کے بل بالترتیب 6 اور 12 اگست کو جمع کرائے گئے۔ اس کے باوجود درگادت پر رنگتا کا قرض کچھ یوں تھا:

16 جولائی 1951	تقریباً	7,835 روپے
27 جولائی 1951	"	6,790 روپے
6 اگست 1951	"	11,170 روپے
12 اگست 1951	"	15,590 روپے

یہ رقوم 2,038 روپے کے سیکیورٹی ڈپازٹ کے علاوہ تھیں۔ زیر بحث شق کا ارادہ اور مقصد کچھ بھی ہو، یہ بات کافی واضح ہے کہ رنگٹا نے بغیر کسی معقول وجہ کے کافی عرصے سے کافی رقم روک رکھی تھی۔ درگادت کے لیے، وقت پر رقم کی وصولی ایک اہم بات تھی اگر وہ اپنا معاہدہ بالکل بھی پورا کرنا تھا۔ یہ توقع نہیں کی جا سکتی تھی کہ وہ ادائیگی حاصل کیے بغیر کولری سے ہزاروں ٹن کوئلہ لے کر چلا جائے گا۔ ہماری رائے میں، یہ حقائق خود بولتے ہیں، اور ماہر جوڈیشل کمشنر کے اس کھوج کی بھرپور حمایت کرتے ہیں کہ درگادت کے کام کو روکنے کے لیے رنگٹا واقعی ذمہ دار تھا۔ رنگٹا نے ایسا کیوں کیا یہ کیس کے ریکارڈ سے زیادہ واضح نہیں ہے، حالانکہ یہ

ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی تھی کہ ماہ بہ مہینہ منتقل ہونے والے کوئلے کی مقدار کم ہو رہی ہے۔ نقل و حمل کی مقدار کا خلاصہ اس الزام کی حمایت نہیں کرتا ہے۔ یہ خلاصہ ویگنوں میں بھری ہوئی مقدار کا ہے۔ اعداد و شمار تقریباً مستقل ہیں، سوائے ایک ماہ (اپریل) کے۔ بلاشبہ، ویگنوں میں کوئلے کی مقدار میں ماہ بہ مہینہ فرق ہوتا تھا۔ لیکن شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ کچھ کوئلہ سائڈنگ پر ڈھیروں میں پڑا رہا اور اسے فوری طور پر لوڈ نہیں کیا گیا۔ مقدار میں فرق بھی درگادت کی وجہ سے ہو سکتا ہے جتنا کہ کولری اور اس کی پیداوار کا۔ ہمارے فیصلے میں، خلاصہ سے کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا، جس میں ویگنوں میں بھرے ہوئے کوئلے کی مقدار کو ظاہر کیا جا سکتا ہے، کہ درگادت نے مئی کے بعد کام میں کمی کر دی تھی۔ رنگٹا کے ماہر وکیل نے کچھ ایسے معاملات کا حوالہ دیا جن میں وقت کو معاہدہ کے جوہر کے طور پر نہیں سمجھا جاتا تھا۔ ان میں سے زیادہ تر مقدمات غیر منقولہ جائیداد سے متعلق ہیں، جہاں ایک مختلف اصول لاگو ہوتا ہے۔ تجارتی لین دین میں، وقت عام طور پر جوہر کا ہوتا ہے، اور معاہدے میں، جس سے ہمارا تعلق ہے، ایک خاص تاریخ تک بلوں کی ادائیگی کا واضح طور پر ذکر کیا گیا تھا۔ ظاہر ہے، ارادہ یہ تھا کہ درگادت کو جیسے ہی رقم واجب الادا ہو جائے گی، کیے گئے کام کے لیے ادائیگیاں مل جائیں گی۔ رنگٹا نے یہ رقمیں ادا نہیں کیں، جو کہ اس کے اپنے علم میں یا تو اگلے مہینے کی 10 تاریخ تک یا بل پیش کرنے کے بعد ایک مناسب وقت کے اندر بھی ادا نہیں کی گئیں۔ ان حالات میں ہماری رائے ہے کہ رنگٹا نے شق 5 کی خلاف ورزی کی ہے۔

اس کے علاوہ بارش کے موسم میں سڑک کے خستہ حال ہونے کی وجہ سے مشکلات کا سامنا ہے۔ شواہد بتاتے ہیں کہ ٹرکوں کے پہیے اکثر کیچڑ میں دھنستے تھے اور ٹرکوں کو گھسیٹ کر باہر نکالنا پڑتا تھا۔ اس حالت کے لیے رنگٹا بنیادی طور پر شق (8) کے تحت ذمہ دار تھا۔ معاہدے میں ہی شق شامل کرنے سے یہ بات سامنے آئی کہ فریقین نے محسوس کیا کہ سڑک کی مرمت نہ ہونے کی صورت میں ٹرکوں کی آمدورفت میں رکاوٹ ہو سکتی ہے۔ اس لیے کیس کے اس حصے پر جوڈیشل کمشنر کی تلاش درست ہے، حالانکہ یہ وجہ بذات خود کام کو مکمل طور پر روکنے اور معاہدہ منسوخ کرنے کے لیے کافی نہیں تھی۔

اس طرح یہ کیس انڈین کنٹریکٹ ایکٹ کے دفعہ 55 کے تحت آتا ہے، اور درگادت معاہدہ کو منسوخ کرنے کا حقدار تھا، جب رنگٹا نے معاہدے کی انتہائی اہم شرط کو توڑا تھا۔ ہم کیس کے اس حصے پر جوڈیشل کمشنر کی تلاش کی تصدیق کرتے ہیں۔

اس سے ہمیں مبینہ طور پر 3,000 ٹن کوئلے کی نقل وحمل کے حساب سے 7,500 روپے شامل کیے گئے ہیں۔کیس کے اس حصے پر شواہد کسی حد تک غیر تسلی بخش ہیں۔ درگادت کی خوش قسمتی سے، رنگٹا کے کچھ گواہوں نے اعتراف کیا کہ ویگنوں میں بھرے کوئلے کے علاوہ صحن میں کوئلے کے تین بڑے ڈھیر پڑے تھے اور یہ کوئلہ درگادت نے پہنچایا تھا۔ درگادت کا تخمینہ 3000 ٹن تھا۔ یہ محض ایک اندازے سے زیادہ نہیں ہے۔اس معاملے میں ریلوے کے ایک اہلکار سے جانچ پڑتال کی گئی،اوراس نے بتایا کہ ڈھیلا کوئلہ 100"یا 50 ویگنوں" کو بھرنے کے لیے کافی تھا، دائر کردہ شیڈول سے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک ویگن اوسطاً 20 ٹن لے جاتی ہے۔ ویگنوں کی تعداد کو 75 کے طور پر لے کر، مقدار 1500 ٹن سے زیادہ نہیں ہوسکتی۔ 0-8-2 روپے فی ٹن کے حساب سے 1,500 ٹن کی ادائیگی کے طور پر 3,750 روپے کی رقم 7,500 روپے کی بجائے شامل ہونی چاہیے۔اس حد تک، درگادت کے حق میں حکم نامے میں ترمیم کی جائے گی۔

دلچسپی کا سوال باقی ہے۔مقدمے کے آغاز سے پہلے کی مدت کے لیے سود یا تو کسی معاہدے کے تحت، یا تجارت کے استعمال کے تحت یا کسی قانونی ضابطے کے تحت یا سود ایکٹ کے تحت، ایک خاص رقم کے لیے جہاں نوٹس دیا جاتا ہے۔ کچھ معاملات میں عدالتوں کی طرف سے بھی سود دیا جاتا ہے۔(بنگال ناگپور ریلوے کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ رتن جی رام جی)۔موجودہ صورت میں سود کے بارے میں کوئی معاہدہ نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس کا اطلاق کیا گیا۔ جو نوٹس دیا گیا تھا اس میں اس رقم کی وضاحت نہیں کی گئی جس کا مطالبہ کیا گیا تھا، اوراس وجہ سے،سود کا قانون لاگو نہیں ہوتا ہے۔موجودہ کیس بھی ان مقدمات میں نہیں آتا جن میں مساوات کی عدالتیں سود دیتی ہیں۔ درگادت کے وکیل نے ہرجانے کے طور پر سود کا دعویٰ کیا۔لیکن یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ سود بطور ہرجانہ نہیں دیا جاسکتا۔ دعویٰ کا تازہ ترین سود، اس لیے، قابل دعویٰ نہیں تھا، اوراس طرح کے سود کی رقم سے کٹوتی کی جائے گی۔ جہاں تک سود کی ادائیگی کی تاریخ تک، اس طرح کا سود عدالت کی صوابدید کے اندر تھا۔ طے شدہ شرح 6 فیصد ہے، جو کہ حالات اور عدالتوں کے طرز عمل کے مطابق زیادہ دکھائی دیتی ہے۔سود کا حساب 6 فیصد کی بجائے 4 فیصد سالانہ پر کیا جائے گا،اوراسی کے مطابق حکم نامے میں ترمیم کی جائے گی۔

سوائے 3,750 روپے کی رقم میں کمی اور سود کے دائر کرنے کی تاریخ تک جس کو نامنظور کیا گیا ہے اور سود کی شرح میں کمی کے علاوہ، وصولی تک، اپیلیں خارج ہو جائیں گی۔ اپیلوں کی خاطر خواہ ناکامی کے پیش نظر، اپیل کنندہ اس عدالت میں اخراجات ادا کرے گا۔ ایک سماعت کی فیس۔

Sheikh Javiad Alam
2024.04.02 12:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document